روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۷

فون ۴۴۹۰

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۴ | جمعرات ۱۴- شعبان ۱۴۱۴ھ، ۲۷- صلح ۱۳۷۳ ہش، ۲۷- جنوری ۱۹۹۴ء

عمر کا کوئی بھروسہ نہیں

دیکھو عمر کا بھروسہ نہیں۔ زمانہ بڑا ہی نازک آگیا ہے۔ آپ لوگ دیکھتے ہونگے کہ ہر سال کئی دوست اور کئی دشمن، کئی عزیز اور کئی پیارے بھائی بہن اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔ اور ان میں سے کوئی بھی عزیز سے عزیز اور قریبی سے قریبی رشتہ دار انسان کی مشکلات میں سہارا دینے والا نہیں ہوتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔ اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو، تو کثرت کے لئے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے، تاکہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۴۷-۲۴۶)

ہم خدا کیلئے جو عمل کریں گے وہ ضائع نہیں جائینگے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ مرد ہو یا عورت ہر دو کو میں بشارت دیتا ہوں کہ جب تم میرے لئے کام کرو گے تو میری محبت اور میری جزاء کو پاؤ گے۔ پس ایک تو مرد و عورت ہر دو سے یہ وعدہ کیا گیا ہے۔ انہیں یہ بشارت دی گئی ہے کہ تمہارے اعمال ضائع نہیں ہونگے اور یہ بڑی عظیم بشارت ہے۔ بیشک بعض دفعہ اس دنیا میں ابتلا آتے ہیں اور انسان کا امتحان لیا جاتا ہے لیکن وہ مرد ہو یا وہ عورت جو اخروی زندگی پر یقین رکھتی ہے اسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ جیسے جو بڑے امیر گھرانے ہیں ان کے افراد اپنے سونے والے کمرہ سے آرام کے ساتھ اپنے بیٹھنے والے کمرہ میں چلے جاتے ہیں یا اپنے بیٹھنے والے کمرہ سے آرام کے ساتھ اپنے کھانے والے کمرہ میں آجاتے ہیں۔ اسی طرح خدا کے یہ پیارے بندے بندیاں اس دنیا کو چھوڑ کر اس دنیا کی جنتوں سے نکل کر جن کا انہیں اس دنیا میں وارث کیا گیا ہے۔ ایک دوسری جنت میں چلے جاتے ہیں اور جس نے ایک جنت سے نکل کر دوسری جنت میں جانا ہو اسے کس بات کی فکر ہے۔ پس ہمیں یقین ہے کہ ہم خدا کے لئے جو عمل کریں گے وہ ضائع نہیں جائیں گے۔ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور بشارت دی۔ فرماتا ہے۔ (-) (نساء : ۱۲۵) پہلی بشارت یہ تھی کہ تمہارے اعمال ضائع نہیں ہونگے دوسری بشارت یہ ہے کہ تمہیں جنت کا وارث قرار دیا جائے گا۔ یعنی تمہارے اعمال کا وہ نتیجہ نکلے گا۔ جو میرے وعدہ کے مطابق ہے اور تم جنت کے وارث ہو گے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ جو بھی صالح عمل کرے وہ مرد ہو یا عورت اور ایمان کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے والا ہو یا ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والی ہو اس کو ہم بشارت دیتے ہیں کہ ہم نے اس کے لئے جنت مقدر کی ہے۔ عمل صالح صرف موقع اور محل پر نیک کام کو نہیں کہتے بلکہ اس نیک کام کو کہتے ہیں جو موقع اور محل پر بھی کیا جائے اور وہ ہر اس بیماری سے پاک ہو جس کے نتیجہ میں عمل اللہ کے حضور سے رد کر دیا جاتا ہے۔ یعنی وہ مقبول کوشش ہو اسی لئے ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ دعائیں کرو، کیونکہ مقبول کوشش وہ نہیں ہوتی جس کا انحصار اور بھروسہ صرف اپنی محنت پر ہو بلکہ مقبول کوشش وہ ہوتی ہے جس کی قبولیت کے لئے دعائیں کی جاتی ہیں اور ان دعاؤں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول کر لیتا ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تم میرے پیدا کردہ اسباب سے کام لو اور میری ہدایت کے مطابق اعمال صالحہ بجالاؤ۔ پھر میرے حضور دعائیں کرو کہ اگر

باقی صفحہ ۷ پر

فضل عمر ہسپتال کا ایمرجنسی فون

○ پبلک کی سہولت اور ایمرجنسی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے فضل عمر ہسپتال کو 115 نمبر ڈائلنگ کی سہولت دے دی گئی ہے جس کا کوئی بل ادا نہیں کرنا پڑے گا۔ یہ سہولت ہسپتال کے فون 970 پر حاصل ہوگی چنانچہ ہسپتال سے رابطہ کے لئے صرف 115 نمبر ہی ڈائل کریں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

ولادت

○ مکرم حافظ عبد الرحمان صاحب مبشر مربی سلسلہ سکھر کو اللہ تعالیٰ نے ۲- جنوری ۱۹۹۴ء کو پہلے فرزند سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام "تلمیذ الرحمان" تجویز ہوا ہے۔ عزیز تلمیذ الرحمان محترم عبد العزیز صاحب بھٹی کا پوتا اور محترم حاجی عبد الرحمان صاحب ڈاہڑی رئیس باندھی کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے اور علم و عمل سے مزین ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم منصور احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ گیمبیا کی والدہ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم محمد صدیق صاحب مرحوم (دواخانہ طب جدید ربوہ) بقضائے الٰہی مورخہ ۱۴-۱-۹۴ بروز جمعۃ المبارک صبح تین بجے وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ کی اولاد میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** دو روپیہ

۲۷ / صلح ۱۳۷۳ھش ۲۷ / جنوری ۱۹۹۴ء

ایک ٹانکا

انگریزی میں کہتے ہیں کہ اگر ضرورت کے مطابق ایک ٹانکا لگالیا جائے تو وہ نو ٹانکے لگانے کی ضرورت سے بچالیتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ایک ٹانکا نہ لگایا جائے تو غفلت پر غفلت ہوتی چلی جائے گی حتی کہ نو ٹانکے لگانے کی ضرورت پیش آجائے گی۔ بہتر یہی ہے کہ جب ایک ٹانکا لگانے کی ضرورت محسوس ہو تو اس وقت وہ ٹانکا لگادیا جائے۔ اس سے دو فائدے ہونگے ایک تو یہ کہ ضرورت سے زیادہ کام نہیں کرنا پڑے گا اور دوسرے یہ عادت بن جائے گی کہ کسی کام کی طرف سے غفلت نہ کی جائے۔

جہاں جہاں اس بات کا خیال نہیں رکھا جاتا مشکل پیش آتی ہے۔ مثلاً سڑکوں ہی کو لیجئے ذرا سی ٹوٹی اور پھر اور ٹوٹی اور پھر ٹوٹتی چلی گئی۔ پیدل چلنے والوں کو بھی مشکل ٹریفک کو بھی مشکل۔ اور جو سڑکیں بنانے کے ذمہ دار ہیں ان کے متعلق بھی برے برے خیالات لیکن اگر ذرا سی سڑک ٹوٹے تو اس کی مرمت کرلی جائے۔ تو کافی دیر تک مزید ٹوٹنے کا امکان ہی پیدا نہ ہو۔ کیونکہ جب سڑک ٹوٹنے لگتی ہے تو جلدی جلدی ٹوٹتی چلی جاتی ہے۔ لیکن لگتا یہ ہے کہ ہمارے ہاں رواج یہ ہے یا یہ عادت ہوگئی ہے کہ ٹوٹتی ہے تو ٹوٹنے دو۔ اور جب خاصی زیادہ ٹوٹ جاتی ہے تو پھر اسے مرمت کروانا شروع کیا جاتا ہے۔ یہ سارا عرصہ لوگوں کو تکلیف بھی ہوتی ہے۔ اور وہ برا بھلا بھی کہتے ہیں۔

کیا ہمارے ذمہ دار افسران اس بات کی طرف توجہ دیں گے۔ یہ ان کے فائدے کی بات ہے اور اگر ان کے فائدے کے ساتھ ساتھ پبلک کا بھی فائدہ ہو جائے تو کیا حرج ہے۔ اور صرف سڑکوں ہی کی کیا بات ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں اس عادت کا عمل دخل دکھائی دیتا ہے۔ مشینری خراب ہوتی ہے تو ہوتی چلی جاتی ہے۔ تاریں ٹوٹتی ہیں تو ٹوٹتی چلی جاتی ہیں گڑھے پڑتے ہیں تو گڑھے پڑتے ہی چلے جاتے ہیں۔ یہ سب باتیں پبلک کے لئے تکلیف دہ ہیں اور ذمہ داروں کے لئے زیادہ اخراجات کا باعث۔

آیئے ہم ایک سے لے کر سب۔ اپنی یہ عادت بنالیں کہ ایک ٹانکے کی ضرورت پڑے تو اسی وقت وہ ٹانکا لگالیا جائے اور اس طرح نو ٹانکوں سے بچا جائے۔

ہلکا سا ارتعاش نسیمِ سحر کا تھا
یا یہ پیام اپنے کسی نامہ بر کا تھا
اب دیکھئے کہ ساری فضا پر ہے یہ محیط
یہ انقلابِ زیست بھلا کس نظر میں تھا

ابوالاقبال

اے بارگاہِ حسن جھکیں کیوں نہ سر یہاں
چلتا نہیں ہے شاہوں کا بھی کچھ اثر یہاں

آجائیں لاکھ رستم و اسفند یار بھی
کر دیں گے نیم جاں انہیں تیر نظر یہاں

جب دیکھتے ہیں خنجرِ ابرو کی آب و تاب
ہوتے ہیں پہلوانوں کے پانی جگر یہاں

ہتھیار ڈال دیتے ہیں فوجوں کے کرّوفر
دیتے ہیں کچھ پناہ نہ خُود وسپر یہاں

بنتا ہے کام گریہ و زاری سے کچھ کبھی
چلتا نہیں ہے زور کسی کا نہ زر یہاں

کس کی مجال ہے کہ نگاہوں سے لڑ سکے
رکھتے ہیں نیچی اپنے فرشتے نظر یہاں

اس در پہ سجدے کرتا ہے دولت کا دیوتا
پتھر سے سر رگڑتے ہیں لعل و گہر یہاں

بٹتی ہے اس خزانہ سے تاروں کو روشنی
آتے ہیں نور لینے کو شمس و قمر یہاں

صدقہ اس آستاں کا ہے دنیا کی زینتیں
آکر بہار لیتی ہے گلہائے تر یہاں

یہ راحت و سکوں ہے جو سرمایۂ حیات
پاتا ہے خوش نصیبی سے اپنی بشر یہاں

مبہوت آکے ہوتے ہیں ادراک و عقل و ہوش
گم محویت میں ہوتے ہیں سب خیر و شر یہاں

مل جاتی ہے شراب محبت بقدر ظرف
اس کو جسے سمجھتے ہیں کچھ دیدہ ور یہاں

اس کوچہ میں ہے داخلہ کی فیس جان و دل
ہوتا نہیں ہے اہلِ ہوس کا گزر یہاں

راہِ سلوک نام ہے اس راہ گزار کا
ہوتا ہے صدقِ عشق و وفا راہبر یہاں

جھکتے ہیں سر یہاں ادب و احترام سے
کٹتے ہیں ان کے سر جو بنیں خیرہ سر یہاں

کھلتے ہیں اس کے واسطے بابِ تجلیات
ثابت قدم رہے کوئی آکر اگر یہاں

ہوتی ہے داد خواہ یہاں رسمِ عاشقی
بنتے ہیں جلوہ ہائے حسیں داد گر یہاں

معراجِ عشق پاتی ہے تکمیل اس جگہ
ملتا نہیں عروج کہیں پر مگر یہاں

اس رہگزر کے ذروں سے بنتے ہیں گلبدن
ہوتے ہیں پیدا سیم تن و سیم بر یہاں

کوئی پیام و نامہ پہنچتا نہیں مگر
اک آہ آتشیں ہے فقط نامہ بر یہاں

بنتا نہیں کسی کی سفارش سے کوئی کام
کرتی ہے کام کچھ تو دعائے سحر یہاں

اس آستاں پہ رہنے کا ارماں کسے نہیں
بخت رسا ہو جس کا رہے عمر بھر یہاں

پھولا پھلا نہ کوئی شجر اس زمین میں
قربانیوں کے نخل ہوئے بار ور یہاں

گوہر زہے نصیب کہ منزل یہاں ہو ختم
جو رہ گئی ہے تھوڑی سی ہو وہ بسر یہاں

محمد ذوالفقار علی خان گوہر

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

میلِ رفتن گرست جانبِ یار
جانبِ صدق را عزیز بدار

اگر تجھے یار کی طرف جانے کا شوق ہے تو راستی کے پہلو کو مقدم رکھ

ورنگے ہست خیز و تجربہ کن
تا شکوکت برآورم از بُن!

اور اگر کچھ شبہ ہے تو اٹھ اور تجربہ کرلے تاکہ میں تیرے شکوک جڑ سے نکال پھینکوں

گر خرد پاک از خطا بُودے
ہر خرد مند باخُدا بُودے

اگر عقل غلطی سے پاک ہوا کرتی تو چاہئے تھا کہ ہر عقلمند باخدا ہوتا

کس نرست از ذہول و سہو و خطا
جز خداوندِ عالمِ الاشیا

کوئی بھی بھول چوک اور غلطی سے بچا ہوا نہیں۔ سوائے اس خدا کے جو ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو خدا تعالیٰ کے وصل کا شوق ہو اور اس بات کی طرف میلان رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو راست باز بنالے۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی شخص جو راست باز نہ ہو وہ اگر خدا تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے بھی تو خدا تعالیٰ اسے کبھی قبول نہیں کرتا۔ خدا کے ہاں قبول کئے جانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ انسان راست باز ہو حضور فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو خدا تعالیٰ کی ہستی میں شبہ ہے تو صرف اپنے تخیلات اور تصورات کے پیچھے نہ بھاگے بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات کا خود تجربہ کرے۔ اور ہر وہ شخص جو اس طرح پر تجربہ کرنے پر آمادہ ہو گا۔ اس کے دل سے تمام شکوک رفع ہو جائیں گے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی شخص میری طرف ایک قدم آتا ہے تو میں اس کی طرف دو قدم جاتا ہوں اگر کوئی چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں گویا کہ اگر انسان خدا تعالیٰ کی راہ پر چل پڑے اور اس کا وصل چاہے تو خدا تعالیٰ خود ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ وہ شخص جلد جلد اس راہ پر آگے بڑھنے لگتا ہے اور ایک دن خدا کو پالیتا ہے اس کے دل سے خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے متعلق تمام شکوک رفع ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ باتیں خلوص دل سے تعلق رکھتی ہیں۔

حضور فرماتے ہیں کہ اگر انسان اپنی عقل پر بھروسہ کرلے تو اسے یہ سمجھنا چاہئے کہ عقل خطا کار ہے۔ اگر انسانی عقل خطا سے بالکل پاک اور مبرا ہوتی تو کہا جا سکتا کہ ہر عقل مند شخص باخدا ہو گیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ عقل ہی انسان کو بعض اوقات غلط راستوں پر ڈال کر خدا کی ذات اور اس کی صفات کے انکار پر آمادہ کر دیتی ہے۔ پس انسان کو صرف اپنی عقل پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کو خلوص دل کے ساتھ تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضور فرماتے ہیں کہ جہاں تک غلطی کا تعلق ہے اور اسی طرح بھول چوک کا بھی اس سے سوائے خدا کی ذات کے اور کوئی نہیں بچا ہوا۔ اللہ تعالیٰ چونکہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ ہر چیز سے واقف ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ہر چیز کی کنہ سے واقف ہے۔ اس لئے وہ نہ کبھی غلطی کرتا ہے نہ اس سے کبھی بھول چوک ہوتی ہے انسان جس کا علم ناقص ہے اور جو اشیاء کی کنہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس سے بھول چوک اور غلطی کا ہمیشہ امکان ہوتا ہے اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ وہ غلطی سے پاک ہے اور اس سے کبھی بھول چوک نہیں ہوتی تو یہ سراسر اس کا غلط خیال ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان اشعار میں خدا تعالیٰ کے وصل کی جو ترکیب بتائی ہے در اصل وہی ایک ایسی ترکیب ہے جس سے انسان خدا تعالیٰ کو حاصل کر سکتا ہے۔ اپنے آپ کو اس طرح سمجھے کہ از خود وہ خدا تعالیٰ کو پوری طرح حاصل نہیں کر سکتا۔ خلوص دل کے ساتھ خدا کی طرف آگے بڑھنے کی کوشش کرے تو خدا تعالیٰ خود اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لے گا۔ انسان کو کبھی اپنی عقل پر اتنا ناز نہیں کرنا چاہئے کہ گویا جو کچھ اس کی عقل کہے گی وہی کچھ وہ کرے گا اور وہی بات درست ہوگی کیونکہ عقل غلطی سے پاک نہیں ہے۔ اس لئے انسان بھول چوک اور غلطی کر بیٹھتا ہے۔ اسے خدا تعالیٰ کی طرف نظر لگائے رکھنی چاہئے اور خدا تعالیٰ کو خدا تعالیٰ ہی سے مانگنا چاہئے۔ یعنی اپنے دل میں اس کے حصول کا جذبہ پیدا کرنا چاہئے اور خلوص دل کے ساتھ اس کی طرف آگے بڑھنا چاہئے

اے خدا تو ہمیں ان باتوں کی توفیق عطا فرما۔ آمین

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی کوئی امید نہیں رکھتے یا جن کے دلوں میں ہماری سزا یا عذاب کا کوئی خوف نہیں ان کی بھی عجیب حالت ہے۔ کبھی تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اترتے اور کبھی یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ ہم کو خدا کیوں نظر نہیں آتا۔ یہ بیوقوف اپنے آپ کو دیکھتے نہیں کہ کیسے گندے اور ناپاک ہیں۔ آخر انہوں نے اپنے آپ کو کیا سمجھ رکھا ہے کہ ایسے مطالبات کرتے رہتے ہیں۔

رجاء کے معنی عام طور پر امید کے ہوتے ہیں۔ مگر رجاء کے ایک معنے ڈر اور خوف کے بھی ہوتے ہیں اسی طرح لقاء کا لفظ جہاں ملاقات کے معنے میں استعمال ہوتا ہے وہاں اس کے ایک معنے جنگ کے بھی ہوتے ہیں پس لا یرجون لقاءنا کے دونوں معنے ہو سکتے ہیں یہ بھی کہ وہ لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور یہ بھی کہ جو لوگ ہماری سزا سے خوف نہیں کھاتے۔ چونکہ دنیا میں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو اگر کوئی امید دلائی جائے تو وہ بڑے شوق سے کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو سزا کا خوف دلایا جائے تب وہ کام کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں اس لئے لا یرجون لقاءنا فرما کر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں قسم کی طبائع کو ملحوظ رکھ لیا اور فرمایا کہ ان لوگوں نے ہمارے انعام اور برکات کے وعدوں سے کوئی فائدہ اٹھایا اور نہ عذاب کی خبروں سے اپنے اندر کوئی تبدیلی پیدا کی بلکہ برابر یہ لوگ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ کہ اگر یہ رسول سچا ہے تو ہم پر خدا تعالیٰ کے فرشتے کیوں نہیں اترتے یا ہمیں خدا تعالیٰ کی رؤیت کیوں نصیب نہیں ہوتی۔

اس جگہ جو لقاء کا لفظ استعمال کیا گیا ہے مفسرین نے اس کے مختلف معنے کئے ہیں۔ بعض نے تو یہ کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے عذاب کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور بعض نے اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی رؤیت کی امید نہیں رکھتے یا یہ کہ جزائے خیر کی امید نہیں رکھتے لیکن در حقیقت لقاء کے ------- جو اسلام پر چلنے والوں کو حاصل ہوتا ہے رؤیت کے معنے تو صرف اتنے ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا جلوہ دیکھ لیا۔ جو ایک عارضی چیز ہے لیکن لقاء کے معنی یہ ہوتے ہیں خدا مل گیا۔ اور ایک مستقل مقام کا نام ہے۔ اس لئے صوفیاء کی اصطلاح کے مطابق رؤیت حال ہے اور لقاء ایک مستقل مقام ہے اور یہی ایک چیز ہے جو اسلام اور دوسرے مذاہب میں مابہ الامتیاز ہے۔ دوسرے مذاہب اپنے پیروؤں سے اللہ تعالیٰ کے وصال کا صرف وعدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ وصال قیامت کے دن ہوگا۔ مگر قرآن کریم اس نظریہ کو رد کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ لقاء الٰہی کا مرتبہ اسی دنیا میں انسان کو حاصل ہو سکتا ہے بلکہ وہ اس پر اتنا زور دیتا ہے کہ فرماتا ہے کہ جو شخص اس دنیا میں خدا تعالیٰ کا عرفان نہیں رکھتا اور اس کو اپنی دل کی آنکھوں سے نہیں دیکھتا وہ آخرت میں بھی اسے نہیں دیکھ سکے گا۔ اور سب سے بڑھ کر بھٹکا ہوا ہوگا۔ اسی طرح فرماتا ہے کفار قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے آنے سے ڈر جائیں گے جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رؤیت حاصل نہیں کر سکیں

باقی صفحہ ۴ پر

صاحبزادی امتہ الشکور

سیرۃ حضرت اماں جان

اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

صاحبزادی امتہ الشکور سیرت حضرت اماں جان اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کے سلسلے میں مزید لکھتی ہیں۔

یوں تو ہر یتیم کا خیال رکھتیں لیکن خاص طور پر جن یتیم لڑکیوں کو آپ نے پالا ان سے نہایت محبت اور پیار کا سلوک کیا۔ ان کی اپنے بچوں کی طرح تربیت کی آپ انہیں خود نہلاتیں۔ سر میں دہی لگاتیں۔ تیل ڈالتیں تاکہ سر میں خشکی نہ ہو جائے۔ اور یہ کام کرتے ہوئے آپ کے چہرے پر خوشی ہوتی۔ جب بچی سمجھنے کے قابل ہو جاتی تو اسے سب سے پہلے کلمہ پھر نماز ترجمے سے سکھاتیں۔ ابتدائی دینی تعلیم خود دیتیں۔ پھر کسی استانی کو مقرر کرکے قرآن شریف ختم کرواتیں کھانا پکانا سلائی کڑھائی سکھاتیں۔ آمنہ نیک محمد صاحبہ کو بھی آپ نے ہی پالا۔ اور یہ سب باتیں سکھائیں۔ سکول بھی بھیجا تاکہ دنیوی تعلیم بھی حاصل کرلیں۔ پھر ان سے چھوٹی چھوٹی کہانیوں کی کتابیں سنتیں۔ تاکہ اردو صحیح طریقہ پر بولنا آجائے۔ پھر حضرت مسیح موعود کی کتابیں سنتیں اور مطلب سمجھاتیں۔ تربیت بھی کرتیں ساتھ ہی چھوٹی چھوٹی خوشی کا خیال بھی رکھتیں پھر ان لڑکیوں کی خود ہی شادی کی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت اماں جان کسی چھوٹے گاؤں کی طرف سیر کو نکلیں۔ ساتھ میں دو خادمائیں امام بی اور رمائی فجو بھی تھیں۔ جب آپ گاؤں کی ایک گلی میں سے گذریں تو دیکھا کہ ایک گندی چیتھڑوں میں لپٹی ایک لڑکی پڑی ہے اور خربوزوں کے گندے چھلکے منہ میں ڈال رہی ہے۔ آپ نے اس کے پاس ٹھہر کر پوچھا یہ کون ہے گاؤں کے چند لوگوں نے بتایا کہ یتیم ہے اور گونگی بہری ہے۔ آپ نے ایک خادمہ کو حکم دیا کہ اسے اسی طرح لے چلو۔ وہ کوئی چھ سات سال کی ہوگی۔ اسے لے کر قادیان آئیں اور سیدھی لڑکیوں کے اس سکول میں پہنچیں جو اس وقت الدار ہی میں لگتا تھا۔ اس بچی کا حلیہ اتنا خوفناک تھا کہ وہاں کی سب لڑکیاں اسے دیکھ کر ڈر گئیں۔ اور چیخیں مار کر ادھر ادھر بھاگیں اماں جان ان کی حالت دیکھ کر ہنس پڑیں اور فرمایا یہ ایک یتیم لاوارث بچی ہے اسے تم نے ہی انسان بنانا ہے۔ اس کا نام ہیمی ہے پھر خود ہی جاکر فینائل۔ کنگھا۔ تیل کپڑوں کا جوڑا۔ قیمتی جوتی وغیرہ لے کر آئیں اور استانی میمونہ صاحبہ سے کہہ کر اسے نہلایا۔ دھلوایا۔ صاف کپڑے پہنوائے۔ کنگھی چوٹی کروائی۔ پھر اسے کھانا کھلایا۔ کچھ دنوں میں یہ بچی اماں جان کی توجہ اور خدا کے فضل سے حیوان سے انسان بن گئی۔ تیسرے چوتھے دن اماں جان اسے خود نہلاتیں۔ جوئیں نکالتیں۔ کنگھی چوٹی کرتیں جیسے وہ ان کی ہی ہو۔ بچوں میں رہتے رہتے اسے اتنی عقل آگئی کہ وہ گھر کا کام کاج بھی کرنے لگ گئی جب جوان ہوئی تو اماں جان نے اسے اپنے ہاتھوں سے بیاہ دیا۔

اپنے خادموں سے بہت اچھا سلوک کرتیں۔ اور ان کے آرام اور کھانے پینے کا بہت خیال رکھتیں دکھ تکلیف میں ان کے کام آتیں۔ ایک دفعہ کسی عورت نے عرض کی کہ فلاں ملازمہ کہتی ہے روٹی تھوڑی ملتی ہے آپ نے باورچی خانے سے اس کا کھانا منگوایا اور اس میں سالن ڈال دیا۔ دو اور روٹیاں منگوا کر اس کی روٹی میں شامل کردیں۔ اور اپنے تولیہ میں لپیٹ کر رکھ لیں اور فرمایا "وہ بچوں والی ہے اسے روٹی کم نہ دیا کرو"۔ اور جب وہ ملازمہ آئی تو اس کا دل خوش کرنے کے لئے فرمایا "دیکھو میں نے تمہاری روٹیاں اپنے تولیہ میں لپیٹ کر رکھ دی ہیں تاکہ کم نہ ہوں۔"

عبدالرحیم صاحب شرما اپنا ایک واقعہ سناتے ہیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے اپنی کوٹھی کا ایک کوارٹر ہمیں رہنے کے لئے دے دیا اس وقت گھر کے پانچ افراد تھے۔ اور تنخواہ بہت کم۔ گزارا مشکل سے ہوتا تھا۔ جب حضرت اماں جان کو ہماری تنگی کا پتہ چلا اور یہ کہ سارا گھر صرف ۱/۲ سیر دودھ پر گزارا کرتا ہے تو آپ کو بے حد رحم آیا اور اپنی ایک گائے ہمیں بھیج دی۔ وہ گائے اچھی نسل کی تھی۔ سات آٹھ سیر دودھ دیتی تھی۔ اس گائے کا گھر میں آنا تھا کہ ایسی برکت آئی کہ کچھ دن میں ہی ہمارے حالات بدل گئے۔

حضرت اماں جان میں بے حد محنت کی عادت تھی۔ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی خود اپنے ہاتھ سے کرنا پسند کرتی تھیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بتایا کرتے تھے کہ "میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے کئی بار کھانا پکاتے۔ چرخہ کاتتے۔ نواڑ بنتے بلکہ بھینسوں کے آگے چارہ ڈالتے دیکھا ہے۔ بعض دفعہ بھنگیوں کے سر پر کھڑے ہو کر صفائی کرواتی تھیں اور ان کے پیچھے لوٹے سے پانی ڈالتی جاتی تھیں" قادیان سے آکر بھی باوجود کمزوری کے اپنے اکثر کام خود کرتیں بکسوں میں سے چیزیں خود نکالتیں اور رکھتیں۔ کوئی ہنڈیا چڑھا دیتا تو بیٹھ کر خود چمچہ ہلانے لگتیں سہارا لینا بالکل پسند نہ کرتیں۔ کوئی دینا چاہتا بھی تو فرماتیں۔ "میں خود چلوں گی۔ سہارا نہ دو۔"

نہ صرف یہ کہ اپنا کام خود کرتیں بلکہ دوسروں کے کام میں بھی ہاتھ بٹانا آپ کی عادت تھی۔ محترمہ آمنہ بیگم چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم کہتی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت اماں جان ہمارے گھر آئیں۔ میری والدہ دودھ بلو رہی تھیں چھوٹا بھائی رو رہا تھا۔ اماں جان نے بڑے پیار سے کہا "اٹھ کر بچے کو لے لو" اور خود بیٹھ کر دودھ بلونے لگیں۔ خود ہی مکھن نکالا۔ اس کے بعد کافی عرصہ تک حضرت اماں جان کا یہ معمول رہا کہ آپ بہشتی مقبرہ جاتے ہوئے کسی نہ کسی عورت کو ہمارے گھر چھوڑ جاتیں۔ جو دودھ وغیرہ بلوتی اور واپس ساتھ لے جاتیں۔

بہترین اسلام

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ایک آدمی نے پوچھا:

"اسلام کا کون سا کام بہتر ہے؟"

رسول اللہ نے فرمایا:

"غریبوں مسکینوں کو کھانا کھلانا اور ہر ایک کو سلام کرنا چاہے تم اُسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔"

(بخاری ومسلم)

ایک مسلم

(ہفت روزہ تکبیر کراچی ۲۳ دسمبر ۱۹۹۳ء)

بقیہ صفحہ ۳

گے۔ کیونکہ وہ دنیا میں اس سے محروم رہے تھے۔ اس کے مقابلہ میں مومنوں کے متعلق فرماتا ہے اس دن خدا تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہونے والے مومن بندوں کے منہ بڑے ہشاش بشاش اور خوب صورت ہوں گے اس لئے کہ وہ اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے۔

اسی طرح قرآن کریم لقاء الٰہی کی اہمیت پر زور دے کر یہ فرماتا ہے وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی تڑپ اپنے دلوں میں نہیں رکھتے۔ اور دنیا پر ہی راضی ہو کر بیٹھے ہیں۔ اور اس پر ان کو اطمینان حاصل ہو گیا ہے غافل ہیں ان کا ٹھکانا ان کے اعمال کے سبب سے جہنم ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام لقائے الٰہی کو روحانیت کی جان اور اسلام کا مغز قرار دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ جو لوگ اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب لقائے الٰہی کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ انہیں ہم سزا دیں گے۔ اور انہیں جہنم میں ڈالیں گے۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

بے بسی کا علاج

جھولنے میں پڑا بچہ انگوٹھا چوس رہا ہے۔ بھوک لگی رونا شروع کیا۔ ماں کھانا پکانے میں مصروف ہے۔ اسے ڈر ہے کھانا نہ پکا تو خاوند آکر بولے گا وہ مصروف رہتی ہے۔ بچے کے کپڑے گندگی سے لت پت ہو گئے۔ وہ رویا چلایا۔ پھر رویا پھر چلایا۔ ماں نے روٹی توتوے سے اتارلی ہنڈیا کے نیچے آگ ہلکی کرنا بھول گئی۔ بچہ صاف ستھرا ہو کر کلکاریاں مارنے لگا۔ ماں نے دودھ بھی پلایا۔ پیار بھی کیا۔ لیکن یہ کیا؟؟ یہ بُو کیسی ہے؟ کہیں کچھ جل گیا۔ "اوہو میں نے تو سالن چولہے پر رکھا تھا!" بچے کو پھینک کر ماں نے آکر دیکھا سالن جل بھن چکا تھا۔ اب کیا کرے؟ ابھی سوچ رہی تھی کہ میاں آگئے "یہ تم نے روز روز سالن جلانا شروع کر دیا یہ تو کوئی بات نہ ہوئی"..... اور آگے جو کچھ کہا وہ اس کی مرضی تھی۔ جتنا جس کا ظرف ہو گا اتنا تو وہ کہے گا ہی "میں کیا کرتی منا رو رہا تھا" اس پر ساس صاحبہ بھی آکر گفتگو میں شامل ہو گئیں۔ "ہم نے بچے نہیں پالے تھے؟" بیوی بے بس ہو کر رو دی بیوی کو روتا دیکھا تو بیٹا ماں پر غصہ دکھانے لگا۔ "اماں آپ کو کیا ضرورت تھی بیچ میں بولنے کی۔" ماں کا دل بجھ کر رہ گیا "میں کتنی بے بس ہوں کیا اسی لئے پال پوس کر بڑا کیا تھا کہ وہ مجھے ہی چپ کرائے؟" بیٹا تلملا کر گھر سے کھانا کھائے بغیر باہر نکل گیا دوستوں کو کہہ رہا ہے "یار میں تو بے بس ہوں کیا کروں" بیوی الگ اپنی والدہ کے سامنے رو رہی ہے۔ "میں تو بے بس ہو گئی ہوں میں نے اس گھر کے لئے اتنی محنت کی۔ اتنی قربانیاں دیں۔ میری قربانیوں کا یہی صلہ ہے؟"

ساس بہو سے بھی ناراض ہے بیٹے سے بھی ناراض ہے۔ حتیٰ کہ بڑا پوتا آیا تو اسے بھی جھڑک دیا۔ اور اپنے ملک سے باہر گئے ہوئے شوہر کو اس رنگ میں یاد کر رہی ہیں۔ "خود تو چلے گئے پردیس مجھ نصیبوں جلی کو یہاں چھوڑ دیا جلنے کے لئے میں تو بے بس ہو گئی ہوں عاجز آگئی ہوں اس اولاد کے ہاتھوں۔"

اس سب ہنگامے سے دور اپنے کمرے میں اسی گھر کی ایک فرد بچے کی پھوپھی بیٹھی ہیں۔ وہ سوچ رہی ہیں "میں کتنی بے بس ہوں۔ کاش میرا اپنا کوئی گھر ہوتا۔ پھر میں گھر چلا کر دکھاتی! آخر اچھے رشتے دوسرے گھروں میں ہی کیوں چلے جاتے ہیں؟ کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟ میں کیوں اتنی بے بس ہوں؟" بچے کے چچا جان کو دادی اماں نے غصہ کے مارے اجازت نہیں دی کہ وہ دوستوں کے ساتھ دریا پر جاکر پکنک منائے اور کھانا کھائے۔ اس سلسلہ میں بڑے بھائی سے گستاخی سے بول کر وہاں سے بھی ڈانٹ کھا چکا ہے۔ اور سوچتا ہے "میں کتنا بے بس ہوں بھیا پر بوجھ ہوں نا! اس لئے۔"

باہر پردیس گئے بچے کے دادا جان کو ان ہنگاموں کی اول تو خبر ہی نہیں ہوتی۔ ہوتی ہے تو ٹیلیفون پر۔ ہر کوئی اپنا راگ الاپتا ہے۔ جس نے پہلے بات کرلی اس نے اپنے آپ کو سچا ثابت کر لیا۔ یا جس نے پہلے دو حرف لکھ کر بھجوا دیئے وہ سچا۔ دادا جان پردیس میں تھکے ہارے جب اپنوں کا تخیل دل میں لاتے ہیں تو آنکھوں میں آنسو بھر لاتے ہیں "اے خدا میں کتنا بے بس ہوں۔ کاش! کاش!! کاش!!!" اور اس کاش سے باہر نکلتے ہیں تو دوسرا دن شروع ہو چکا ہوتا ہے اور پھر وہی غم روزگار۔

ادھر بچے کے نانا نانی کو بیٹی کے گھر کے ان حالات کا علم ہوتا ہے۔ تو وہ غم میں ڈوب جاتے ہیں۔ نانی کہتی ہے "میری بیٹی کا قصور ہے اسے دھیان سے گھرداری کرنی چاہئے" نانا کہتے ہیں داماد کا قصور ہے "کوئی کام والی رکھ دے آخر بیٹی بھی انسان ہے بچے پالے گھر کا کام کاج کرے ساس کی باتیں سنے۔ نندوں کا منہ دیکھے دیور کے ڈھکے چھپے طعنے سنے حد ہو گئی بھئی انسان کتنا بے بس ہے اگر خدا کا حکم نہ ہو تا تو اپنی بیٹی کی شادی کبھی نہ کرتا" بیوی یہ سنتے ہی بول اٹھتی ہے "کیوں؟۔ آخر ہم بھی کسی کی بیٹی ہی تھے جو بیاہ کر تمہارے گھر آئے تھے؟" "تم چپ رہو جی۔" میاں ڈانٹتے ہیں اب بیوی خاموش غصے میں کڑھ رہی ہے۔ اور سوچتی ہے "میں کتنی بے بس ہوں شائد میری تربیت میں کہیں کمی رہ گئی" اور یہ سلسلہ سہیلیوں دوستوں پڑوسیوں اور دیگر رشتہ داروں تک چلتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس میں ڈاکٹر مریض۔ مالک اور نوکر۔ افسر اور ماتحت وزیر اور عوام تک سب آجاتے ہیں۔ ہرذی روح انسان کبھی نہ کبھی اپنی جگہ سوچتا ہے کہ "میں کتنا بے بس ہوں۔"

لیکن میرے خیال میں بے بس صرف وہ بچہ ہے۔ جو جھولے میں سو رہا ہے۔ وہ بچہ آپ کی مدد آپ کی توجہ کا محتاج ہے۔ کیونکہ وہ سوچ ہی نہیں سکتا۔ وہ کہہ ہی نہیں سکتا کہ "میں کتنا بے بس ہوں" اس لئے خدا نہ کرے آپ میں سے کوئی بھی کبھی اتنا بے بس ہو جائے کہ وہ کہہ ہی نہ سکے کہ وہ کتنا بے بس ہے۔ حالانکہ ہم سب تو سوچ سکتے ہیں سوچنے سمجھنے کے باوجود ہمیں ایسے حالات آگھیریں کہ ہم مجبور و بے بس ہو جائیں۔ اور پھر کہہ بھی سکیں کہ ہم کتنے بے بس ہیں۔ خدا ایسے وقت سے بچائے کہ ہم میں سے بھی کوئی "بچے کی طرح بے بس ہو جائے" اور اگر آپ کبھی ایسے بے بس ہو جائیں۔ اولاد کے ہاتھوں ماں باپ' ماں باپ کے ہاتھوں اولاد' سسر ساس کے ہاتھوں بہو' یا داماد' یا داماد بہو کے ہاتھوں ساس سسر' یا وہ غیر شادی شدہ لڑکیاں جن کو معاشرہ کی بد رسوم نے ماں باپ کی چوکھٹ پر پڑا رہنے دیا ہو۔ بے بس کر دیا ہو۔ میاں کے ہاتھوں بیوی یا بیوی کے ہاتھوں میاں آپ جب بہت ہی بے بس ہو جائیں۔ تو بچہ بن جائیں یہ نہ کہیں کہ میں بے بس ہوں۔ روئیں چلائیں بار بار روئیں چلائیں۔ خواہ آپ کی عمر کچھ بھی ہو۔ آپ مرد ہوں یا عورت دنیا کے ہرذی روح انسان کو بہت بے بس ہو جانے پر رونے چلانے اور بار بار رونے چلانے کی اجازت ہے۔ نہ صرف اجازت ہے بلکہ تلقین کی گئی ہے۔ مگر صرف اپنے اللہ کے سامنے۔ وہ سب کچھ چھوڑ کر آپ کی بے بسی دور کرنے بھاگا چلا آئے گا۔ رونا۔ بار بار رونا چلانا اپنے خدا کے آگے آپ پر لازم ہے۔ وہ جو چڑیا کے بچے کو پانی پلانے کی خاطر پہاڑوں کی چوٹیوں تک پانی کو چڑھنے کا حکم دے سکتا ہے۔ وہ آپ کی بے بسی ضرور دور کر سکتا ہے۔ آزمایئے اور پھر بتلایئے کہ بے بس کون ہے۔

ماں زندہ ہو تو بچہ کو کبھی زیادہ دیر تک رونے چلانے نہیں دیتی۔ ستھرا۔ پاک صاف کر کے سینے سے لگالیتی ہے۔ پیار کرتی ہے۔ پھر کیسے ممکن ہے زندہ جاوید خدا اپنے بندے کا۔ بے بس بندے کا رونا چلانا سنے اور اسے زیادہ دیر تک روتا چھوڑ دے؟ پاک صاف نہ کرے؟ پیار کا سلوک نہ کرے؟

میرا خیال ہے آپ کا جواب یہ ہو گا "بے بس۔ مستقل طور پر بے بس کوئی نہیں۔ بے بسی کے لمحات کا احساس اس لئے ہو تا ہے کہ بچہ بن جایا جائے۔ رویا جائے۔ چلایا جائے۔ بار بار خدا کے آگے زاری کی جائے!۔"

سید ظہور احمد شاہ

زراعت کالم

بہاریہ مکئی کی کاشت

کپاس کی فصل کی پچھیت یا کسی اور وجہ سے جو زمیندار گندم کاشت نہ کر سکے ہوں ان کے لئے بہاریہ مکئی کی کاشت اچھی متبادل ثابت ہو سکتی ہے لیکن اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ بہاریہ مکئی صرف وہی زمیندار کاشت کریں جن کے پاس پانی وافر مقدار میں موجود ہو۔ نہری پانی کے علاوہ ٹیوب ویل بھی اگر مہیا ہو تو پھر اس فصل کو ضرور کاشت کرنا چاہئے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب بہاریہ مکئی کی فصل پھول نکالنا شروع کرتی ہے تو اس وقت موسم سخت گرم ہوتا ہے جس کی شدت کو کم کرنے کے لئے تھوڑے تھوڑے وقفے سے پانی لگانا پڑتا ہے تاکہ مکمل عمل زیرگی سے بھرپور پیداوار حاصل ہو۔

بہاریہ مکئی کی کامیاب کاشت کے لئے بھاری میرا زمین بہت موزوں ہے اور زمین کی تیاری میں مٹی پلٹنے والا ہل ضرور استعمال کریں تاکہ زمین اچھی طرح سے تیار ہو سکے۔ بہترین پیداوار حاصل کرنے کے لئے دس تا بارہ گڈے گوبر کی کھاد بھی استعمال کرنی چاہئے۔

بہاریہ مکئی کی کاشت کے لئے جنوری کے آخری ہفتہ سے لے کر فروری کے پہلے ہفتہ کے اختتام تک بہترین وقت ہے۔ اگیتی کاشت سے فصل جلد پک جاتی ہے۔ اور دوبارہ کپاس کی کاشت بروقت کی جا سکتی ہے۔ بیج کا اگاؤ سردی یا کورے کی وجہ سے ہرگز متاثر نہیں ہوتا۔ نہ ہی بیج کے اگاؤ میں کوئی کمی ہوتی ہے۔

پندرہ کلوگرام صاف ستھرا بیج فی ایکڑ سنگل رو کاٹن ڈرل کے ذریعے ۱/۲-۲ فٹ کے فاصلے پر قطاروں میں کاشت

باقی صفحہ ۷ پر

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات -

نون سین

پاکستان میں انسانی حقوق

ایک اخبار (جنگ) کے مطابق پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق نے ۱۹۹۳ء کی سالانہ عبوری رپورٹ جاری کردی ہے۔ اس رپورٹ کے جن نکات کو اخبار نے سرخیاں بنایا ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ موجود سپیکر پنجاب اسمبلی حنیف رامے کی گرفتاری کے متعلق ۱۹۷۴ء میں رٹ پٹیشن دائر کی گئی جس پر فیصلہ ۱۹۹۳ء میں سنایا گیا۔

۲۔ ۱۹۹۳ء میں ۱۹۷۴ء افراد کو سزائے موت سنائی گئی۔ زیادہ تر فیصلے خصوصی عدالتوں نے سنائے۔ ہاتھ کاٹنے اور سنگسار کرنے کی سزائیں بھی سنائیں گئیں۔

۳۔ اخبارات پر سرکاری دباؤ رہا۔ صحافیوں کو دھمکیاں ملتی رہیں۔ سپریم کورٹ کے ایک جج کو مسجد میں حلف اٹھانا پڑا کہ وہ قادیانی نہیں ہیں۔

۴۔ ۱۹۹۳ء کے دوران ۵۲ افراد قانون نافذ کرنے والے اداروں کی تحویل کے دوران ہلاک ہوئے۔ ۱۸۵ "مقابلوں" کی نذر ہو گئے۔

۵۔ ۲.۰۳.۰۰۰ بچے پیدا ہوتے ہی مر گئے۔ سات لاکھ بچوں سے جبری مشقت لی گئی۔ سیاسی مخالفین کو ہراساں بھی کیا گیا۔

۶۔ ہر تین گھنٹے بعد ایک خاتون کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ لاہور میں چار ہزار عورتوں کو طلاق ہوئی۔ ۴۸ عورتوں کو سرعام رسوا کیا گیا۔

۷۔ گذشتہ سال کے وسط تک لاہور ہائی کورٹ میں پچاس ہزار مقدمات زیر التوا تھے۔ اعلیٰ عدالتوں میں ۷ ۳ خالی اسامیوں میں سے صرف چھ پُر کی گئیں ۲۰ روپے رشوت لینے والا دس سال جیل میں رہا۔

☆ ☆ ☆

بوسنیا/ اسلامی ممالک

بوسنیا میں امن کے قیام کے سلسلہ میں جنیوا گفت و شنید دوبارہ شروع ہونے سے قبل آٹھ اسلامی ریاستوں کے وزرائے خارجہ نے ایک میٹنگ کے دوران اس امر پر غور کیا کہ بوسنیا میں کس طرح امن کا حصول ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ یہ میٹنگ گذشتہ سوموار کے روز جنیوا میں منعقد ہوئی اس میں حصہ لینے والے وزرائے خارجہ کا تعلق ایران' پاکستان' سینیگال' ٹیونس' ترکی' سعودی عرب' ملیشیا اور مصر سے ہے۔ یہ بطور ایک رابطہ گروپ کے بوسنیا کے لیڈروں سے ملے او آئی سی کی تنظیم میں ۵۱ ریاستیں شامل ہیں اس میٹنگ کے دوران بوسنیا میں مسلمان کی رہنمائی میں چلنے والی حکومت کے ایماء پر بوسنیا کے وزیراعظم اور بوسنیا کے وزیر خارجہ کے علاوہ اقوام متحدہ میں بوسنیا کے سفیر بھی شامل ہوئے۔ بتایا گیا ہے کہ او آئی سی کی تنظیم نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ایک ایسا ڈیکلیریشن جاری کرے جس سے یہ واضح ہو کہ وہ بوسنیا کی حکومت کی حمایت کر رہے ہیں اور اسی ڈیکلریشن کے ذریعہ ان پابندیوں کو جو اقوام متحدہ نے بوسنیا کے مسلمانوں پر لگائی ہوئی ہیں؟ ختم کروے او آئی سی کا یہ ڈیکلریشن اسی امکان کا بھی اظہار کرے گا کہ مسلمان ریاستیں کسی نہ کسی رنگ میں مغربی ریاستوں کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کریں یعنی وہ مغربی ریاستیں جو بوسنیا کے مسلمانوں کی مخالفت پر آمادہ ہیں۔ ان آٹھ وزرا' نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ وہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی سے ملاقات کریں گے اور اسی طرح عالمی لیڈر میڈی ایٹرلاڈ اوون اور ان کے ساتھی سے بھی۔ بتایا گیا ہے کہ ایک طرف تو قیام امن کی کوششیں جاری رکھنے کے عزم کا اظہار ہوتا رہتا ہے اور دوسری طرف بوسنیا میں جنگ میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ اس سے پہلے بھی کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ بار بار جنگ کے بھڑکنے سے قیام امن کے سلسلے میں کی گئی کوششوں کو نقصان پہنچا ہے۔

☆ ☆ ☆

کویت کے متاثرین

گذشتہ روز کویت سے آمدہ ایک وفد نے پاکستانی افراد جن کو خلیج کی جنگ میں نقصان پہنچا تھا۔ کے نمائندوں سے بات کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ جو لوگ اس جنگ سے متاثر ہوئے تھے ان کا معاوضہ انہیں ادا کیا جائے۔ اس موقعہ پر کویت کے سفیر بھی موجود تھے متاثرین کے نمائندوں نے اپنے اپنے نقصانات کے اندازے پیش کئے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں ان کے معاوضے جلد ملنے چاہئیں اور اس کی صورت یہ ہے کہ ایک مہینے کے اندر اندر وہ اپنے نقصانات کے اندازے تحریری طور پر پیش کردیں۔ ان نمائندوں نے یہ بھی کہا کہ کویت کے ویزے میں متاثرین کے لئے توسیع کی جانی چاہئے تاکہ وہ واپس جا کر کام بھی شروع کر سکیں اور معاوضے بھی آسانی سے حاصل کر سکیں۔ امید کی جاتی ہے کہ جملہ متاثرین کو ان کے معاوضے جلد ادا کردئے جائیں گے اس سلسلے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ معاوضوں کے اندازے درست ہونے چاہئیں۔ ایسا نہ ہو کہ بعض لوگ اس لالچ میں کہ انہیں کچھ رقم ملنے والی ہے غلط اندازے پیش کر کے نقصان اٹھائیں۔ کویت کے چیف جسٹس نے اس بات کی تعریف کی ہے کہ خواتین کی عدالتیں قائم کی جا رہی ہیں تاکہ خواتین کو انصاف حاصل کرنے میں مشکلات نہ پیش آئیں۔ کویت کے چیف جسٹس پاکستان کے وفاقی وزیر داخلہ اور منشیات کے کنٹرول کے وزیر میجر جنرل ریٹائرڈ نصیراللہ خان بابر سے گفتگو کر رہے تھے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ خواتین کی عدالتوں میں خواتین جج لگائی جائیں گی اور خواتین ہی کے ذریعے ساری کارروائی ہو گی۔ انہیں یہ بھی بتایا گیا کہ خواتین کے پولیس سٹیشن بھی قائم کئے جا رہے ہیں اور انہیں اس بات کی تربیت دی جا رہی ہے کہ جرائم کی تفتیش کس طرح کی جاتی ہے۔ اور اس تفتیش کے بعد کیا محکمانہ کارروائی ہو سکتی ہے۔

☆ ☆ ☆

برطانیہ / نسل پرستی

کچھ عرصہ سے برطانیہ میں یوروپ کے دیگر ممالک کی طرح نسل پرستی کی پالیسی پر زور دیا جا رہا ہے یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ پناہ لینے والے افراد کو اول تو ملک میں آنے ہی نہ دیا جائے۔ اور اگر آنے دیا جائے تو ان کی آمد کی رفتار کو انتہائی طور پر کم کر دیا جائے۔ گذشتہ دنوں بعض غیر برطانوی لوگوں پر تشدد بھی کیا گیا تھا اور یہ خبریں تو اب عام ہوتی چلی جا رہی ہیں کہ عبادت گاہوں پر حملے کئے جاتے ہیں اور دکانیں لوٹی جاتی ہیں۔ چنانچہ وہ کمیشن جسے پناہ لینے والوں کے لئے تشکیل دیا گیا تھا اس کے صدر نے جو خود یہودی ہیں ہوم منسٹر سے کہا ہے کہ اب ایک ایسا قانون بنانے کی ضرورت ہے جس سے نسلی امتیاز کی پالیسی کو ختم کیا جا سکے۔ وہ کہتے ہیں کہ غیر مذہب کی عبادت گاہوں پر حملوں میں یہودیوں کی عبادت گاہوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا ہے۔ وزیر داخلہ کا خیال ہے کہ جو قانون موجود ہے اسی پر سختی سے عمل ہونا چاہئے نیا قانون بنانے سے مشکلات بڑھ جائیں گی اول تو یہی پتہ نہیں چلے گا کہ کسی تشدد کی کارروائی یا کسی حملے میں صرف نسلی امتیاز کی پالیسی کا تعلق تھا یا دیگر عناصر بھی موجود تھے۔ اور دوسرے یہ کہ ایسے افراد کو سزا دینا مشکل ہو جائے گا۔ اور اس بات کا بھی امکان ہے کہ ایسی سزاؤں کی وجہ سے فضا اور بھی خراب ہو۔ گویا ان کے خیال میں کسی نئے قانون کی تو ضرورت نہیں البتہ پہلے جو قانون موجود ہے اس کو صحیح طور پر نافذ ہونا چاہئے۔ بیرونی ممالک کے لوگوں پر حملوں کی وجہ سے بعض اوقات خوف و ہراس پھیل جاتا ہے اور معمول کی زندگی متاثر ہوتی ہے۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ غیر ملکی لوگ بھی انتقام لینے کے لئے مقامی باشندوں پر تشدد شروع کر دیں۔

☆ ☆ ☆

۱.۳۶ ارب ڈالر کا قرضہ

امید کی جاتی ہے کہ انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ کی جو میٹنگ ۱۵ فروری تک ہونے والی ہے اس میں پاکستان کی ۱.۳۶ ارب امریکی ڈالر قرضے کی درخواست پر غور کیا جائے گا۔ یہ بات لاہور میں آئی ایم ایف کے علاقائی چیف نے ایک پریس بریفنگ کے موقعہ پر جمعرات کے روز سول سیکرٹریٹ میں بتائی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے اس قرضے کی درخواست کی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اگر پاکستان کو یہ قرضہ مل جائے جس کی بہت زیادہ امید ہے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ آئی ایم۔ ایف پاکستان کی اقتصادی ترقی کی رفتار سے مطمئن ہے۔ یہ رقم پاکستان کے مختلف حصوں میں ترقیاتی پروگراموں کے سلسلے میں بہت مفید ثابت ہو گی اور اس کے علاوہ اقتصادی فروغ کے لئے بھی کام آئے گی۔ امید کی جاتی ہے کہ اس سے اقتصادیات کی ترقی کی رفتار بڑھ جائے گی آئی۔ ایم۔ ایف کا ایگزیکٹو بورڈ قرضہ منظور کرنے سے پہلے ترقیاتی پروگراموں کا جائزہ لیتا ہے اور اس جائزے کے ساتھ ساتھ وہ ایسی تجاویز بھی پیش کرتا ہے۔ جن سے ترقی کی رفتار مزید بڑھ سکتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمدردانہ غور کرتے ہوئے قرضے کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ایسے مشورے بھی دیتا ہے جو قرضے کی رقم کو بہتر طریق پر خرچ کرنے کا باعث بنے۔ آئی۔ ایم۔ ایف۔ دنیا بھر میں قرضے دیتا ہے اور اس طرح عالمی ترقی کا باعث بنتا ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے۔ کہ

آئی۔ ایم۔ ایف۔ ۱۹۴۵ء میں تشکیل دیا گیا تھا۔ تاکہ وہ بعض ممالک کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے کام کرے۔ جب اس فنڈ کی تشکیل دی گئی تھی اس کے صرف ۳۹۔ اراکین تھے۔ جو آپس میں روپیہ جمع کرکے ترقی کے پروگراموں پر خرچ کرتے تھے۔ اب اس کے ۱۷۰۔ اراکین ہیں۔ اور یہ مختلف ملکوں کو ان کی ضرورت کے مطابق قرضے دے کر ان کی ترقی کا باعث بنتا ہے۔

☆☆☆

بقیہ صفحہ ۵

کریں۔ زیادہ رقبہ کی صورت میں پلانٹر کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بیج کو کاشت سے پہلے دوائی لگانا ہرگز نہ بھولئے۔ اس سے نہ صرف پودے شروع ہی سے بیماریوں سے محفوظ رہیں گے بلکہ اگاؤ بھی اچھا ہوگا۔ اور پودوں کی مطلوبہ تعداد (جو کم از کم ۳۵.۰۰۰ ہونی چاہئے) حاصل کی جاسکتی ہے۔ بیج محکمہ زراعت کا سفارش کردہ استعمال کریں۔ مکئی کی اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے چھدرائی کا عمل بہت ضروری ہے اور یہ عمل پہلے پانی سے پیشتر ہی کرلینا چاہئے۔ لیکن اگر پہلے پانی سے پہلے یہ کام نہ ہوسکے تو پہلے پانی کے بعد وتر آنے پر یہ عمل بہرحال ہو جانا چاہئے۔

مکئی کی فصل کے لئے تین گوڈیاں کرنی چاہئیں۔ پہلے پانی سے پہلے خشک گوڈی کرنے سے فصل پر بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔ آخری گوڈی کرتے وقت پودوں کے ساتھ مٹی چڑھانے کا عمل بھی کیا جائے۔

بہاریہ مکئی کو عام طور پر پہلا پانی ۳۰۔۳۵ دن کے بعد لگایا جاتا ہے۔ اس کے بعد فصل کی ضرورت کے مطابق پانی لگانا چاہئے۔ لیکن ہر پانی تر وتر میں ہی لگانا چاہئے۔ یعنی زمین اوپر سے ابھی خشک نہ ہوئی ہو تو اگلا پانی دے دینا چاہئے۔ اس طرح تین چار پانی لگانے سے دانے مکمل طور پر بن جاتے ہیں اور کسی قسم کا خطرہ نہیں رہتا۔ لیکن اگر اس بات کی طرف پوری توجہ نہ دی جائے تو پھر نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔

مکئی کو پھول آنے پر کھاد کی آخری مقدار ایک تا ڈیڑھ بوری یوریا فی ایکڑ لازماً ڈالنی چاہئے۔

اگرچہ ایک سال کے دوران مکئی کی دو فصلیں کاشت کی جاسکتی ہیں لیکن موسمی مکئی کی نسبت بہاریہ مکئی فی ایکڑ پیداوار زیادہ دیتی ہے کیونکہ اس موسم میں دن بڑے ہوتے ہیں اور فصل کو روشنی زیادہ دیر تک میسر آتی ہے۔ اس لئے موسمی فصل کی نسبت زیادہ پودے بار آور ہوسکتے ہیں۔ دوسرے اس کی پیداوار کا بھاؤ موسمی مکئی کی نسبت زیادہ ہوتا ہے جس سے زمیندار کو نہ صرف زیادہ پیداوار کی وجہ سے بلکہ زیادہ بھاؤ کی وجہ سے بھی زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ موسمی مکئی جولائی اگست میں کاشت ہوتی ہے اور چونکہ موسمی فصل نہ صرف دانوں کے لئے بلکہ چارے کے لئے بھی کاشت کی جاتی ہے اس لئے اس وقت بیج کی ضروریات بہت زیادہ ہوتی ہیں جو کہ بہاریہ موسم کی کاشت سے پوری کی جاسکتی ہیں۔ اور بہاریہ فصل مہنگے داموں فروخت کرکے زیادہ فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

بہاریہ مکئی کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ اس موسم میں مختلف سنتھیٹک اقسام کا خالص بیج پیدا کیا جاسکتا ہے کیونکہ موسم بہار میں عام زمیندار غلہ کے لئے مکئی کاشت نہیں کرتے اور مکئی کے کھیت دور دور واقع ہوتے ہیں۔ اس لئے اس موسم میں مکئی کی جو اقسام کاشت کی جاتی ہیں ان کے مخلوط ہونے کا احتمال نہیں ہوتا اور خالص بیج تیار کیا جاسکتا ہے جو کہ موسمی فصل میں کاشت کرکے بہتر پیداوار کا ضامن بن سکتا ہے۔

بہاریہ مکئی اگر جنوری کے آخر یا فروری کے پہلے ہفتہ تک کاشت کردی جائے تو اس کو تنے کی سنڈی کا حملہ زیادہ نہیں ہوتا کیونکہ اس کیڑے کا حملہ مارچ کے آخر یا اپریل کے شروع میں ہوتا ہے۔ اس وقت تک مکئی کی فصل کافی سنبھل جاتی ہے۔ پودے کی بڑھوتری نہایت تیزی سے ہوتی ہے۔ اس تیز رفتار بڑھوتری کی وجہ سے سنڈی کونپل کو زیادہ نقصان نہیں پہنچاسکتی جبکہ موسمی فصل پر تنے کی سنڈی اگاؤ کے فوراً بعد حملہ آور ہوتی ہے۔ اور ننھی کونپلوں کو چٹ کرجاتی ہے جس سے فصل کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔

بہاریہ مکئی کی کٹائی کے وقت دن خاصے لمبے اور دھوپ تیز ہوتی ہے اور بارشوں کا امکان نہیں ہوتا اس لئے چھلیوں کو سکھانا آسان ہوتا ہے اس کے مقابل پر موسمی مکئی کی صورت میں یہ ایک مسئلہ بن جاتا ہے کیونکہ اس وقت دن چھوٹے تمازت تھوڑی اور مزید برآں موسم برسات ہونے کی وجہ سے موسم میں خنکی اور نمی زیادہ ہوتی ہے۔ جس سے چھلیوں کو خشک کرنے میں زیادہ وقت اور محنت درکار ہوتی ہے۔

مکئی کو سؤروں وغیرہ جنگلی جانوروں سے بچانا بھی ایک تکلیف دہ عمل ہے۔ لیکن موسم بہار میں چونکہ کماد بالکل چھوٹے ہوتے ہیں اس لئے یہ فصل ان کے لئے پناہ گاہ ثابت نہیں ہوتی لیکن موسمی فصل کی صورت میں کماد اور کپاس ان جانوروں کے لئے نیچرل پناہ گاہ ثابت ہوتی ہیں۔ اس لئے بہاریہ مکئی پر ان کا حملہ اتنا شدید نہیں ہوتا جتنا موسمی مکئی پر ہوتا ہے۔ اس کے لئے علاوہ بہاریہ موسم میں رات کے وقت بوجہ موسم گرم ہونے کے پہرہ بھی آسان ہوتا ہے۔

بہاریہ مکئی کا یہ بھی فائدہ ہے کہ جو زمیندار کپاس کے بعد کپاس ہی کاشت کرتے ہیں وہ کپاس کی برداشت کے بعد مکئی کی ترقی دادہ اقسام آخیر جنوری تا شروع فروری میں کاشت کرکے آئندہ بوئی جانے والی کپاس کی فصل سے قبل برداشت کرسکتے ہیں۔ اس طرح اس درمیانی عرصہ میں جو کہ پہلے خالی رہتا تھا اب کپاس بونے والے کسان بہاریہ مکئی کی زائد فصل لے کر اپنی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ کرسکتے ہیں۔ لیکن اس مقصد کے لئے بہاریہ مکئی کی کاشت ماہ فروری کے شروع تک ضرور کرلی جائے۔ ورنہ یہ تمام فوائد حاصل نہ ہوسکیں گے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کے بعد کاشت کی جانے والی فصل دیر سے پکتی ہے جس سے ان تمام فوائد میں سے اکثر ضائع ہو جاتے ہیں۔

جو کاشتکار بھائی پانی کی یقینی فراہمی کا اہتمام کرسکتے ہوں وہ موسم بہار کی مکئی ضرور کاشت کریں۔ اس سے نہ صرف ان کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ بلکہ ترقی دادہ اقسام کی تیز ترویج میں مدد دے کر مکئی کی اوسط پیداوار میں اضافہ کرکے ملک کی خدمت بھی کرلیں گے۔

اطلاعات واعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم ملک مسعود مجید خان صاحب مالک ہائی ٹیک کمپیوٹر سٹور ٹرانٹو۔ کینیڈا ابن مکرم ملک محمود مجید خان صاحب ایڈووکیٹ لاہور کا نکاح ہمراہ مکرمہ طاہرہ ملک صاحبہ بنت ملک حامد علی صاحب مالک پنجاب آٹو موبائیلز لاہور، مورخہ ۱۴۔ جنوری ۹۴ء کو بروز جمعۃ المبارک دارالذکر لاہور میں مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب۔ امیر جماعت لاہور نے پڑھا اور دعا کرائی۔

عزیز ملک مسعود مجید خان صاحب مکرم ملک عبدالمجید صاحب لاہور کے پوتے ہیں۔ نیز یہ اور عزیزہ طاہرہ ملک صاحبہ دونوں محترم ملک مبارک علی صاحب لاہور رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور استانی حمیدہ بیگم صاحبہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے نواسہ اور پوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم احمد سکندر نصراللہ خان صاحب ولد چوہدری احمد مسعود نصراللہ خان صاحب ڈسکہ کلاں۔ ضلع سیالکوٹ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔

○ عزیز عمر فہیم ابن مکرم خالد نعیم صاحب کراچی کئی دنوں سے بیمار ہے۔ اور پی این شفا میں داخل ہے۔

اسی طرح عزیزہ فوزیہ عزیز بنت مکرم عبدالرحمان عزیز صاحب ڈرگ کالونی کراچی بھی گلے کی تکلیف سے بیمار ہے۔

اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ کیا آپ نے ہفتہ تعلیم (۷ تا ۱۳ جنوری) منا کر اس کی رپورٹ مرکز میں بھجوا دی ہے؟

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

بقیہ صفحہ ۱

کوئی خامی یا نقص یا بیماری ہمارے اعمال میں رہ گئی ہو تو اے خدا تو اپنی (بخشش) کی چادر سے ان نقائص کو ڈھانپ لے اور اپنے فضل اور نور کے لباس سے ہمارے اعمال کو لپیٹ لے اور انہیں قبول کرلے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم ایسے اعمال کروگے تو تمہیں جنتوں کا وارث کیا جائے گا۔ یہ ایک دوسری بشارت ہے جو مرد اور عورت ہر دو کو دی گئی ہے۔

(از خطاب سالانہ اجتماع لجنہ ۱۸۔ اکتوبر ۶۹ء)

☆☆☆

خبریں

ربوہ : 26 - جنوری- 1994
سردی میں کمی ہو رہی ہے
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر کی مکمل ناکہ بندی کر دی ہے- یوم جمہوریہ کے موقعہ پر فوجی تنصیبات پر حملوں اور مظاہروں کا مقابلہ کرنے کے لئے حساس مقامات پر مزید فوج تعینات کر دی گئی- سری نگر میں بخشی سٹیڈیم جانے والے راستوں پر کمانڈوز مامور کر دیئے گئے- مقبوضہ کشمیر میں عمارتوں پر سیاہ پرچم لہرا دیئے گئے- حریت پسندوں نے ٹاپ ٹین آپریشن کے دوران ۹- فوجی ہلاک کر دیئے اور ایک فوجی گاڑی تباہ کر دی- مجاہدین ایک بڑے حملے کی تیاری کر رہے ہیں-

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے گذشتہ روز راولپنڈی میں ملک کے پہلے خواتین پولیس سٹیشن کا افتتاح کیا- خواتین پولیس کے چاق و چوبند دستے نے ان کو سلامی دی اور مارچ پاسٹ پیش کیا- وزیر اعظم نے اس موقعے پر خطاب کرتے ہوئے پولیس سروس میں خواتین کی شمولیت پر پابندی ختم کر دی- انہوں نے اعلان کیا کہ وفاقی سطح پر وومن پولیس فورس قائم کی جائے گی- عورت کو ظلم کا نشانہ نہیں بننے دیں گے- اپنی دھرتی کی بہو بیٹیوں کو تحفظ فراہم کریں گے- انہوں نے اعلان کیا کہ پنجاب کے علاوہ دوسرے صوبوں میں بھی خواتین پولیس فورس قائم کی جائے گی- انہوں نے مزید کہا کہ صحافت کو مزید آزادیاں دیں گے-

○ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر نے پنجاب کی انتظامیہ سے فیصل صالح حیات کو واپس بلانے کا مطالبہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے- بحران کو حل کرنے کے لئے کئی فارمولے پیش کئے جا رہے ہیں وزیر اعلیٰ وٹو نے کہا کہ میں نے موجودہ سیٹ اپ کو بچانے کے لئے ہر قربانی دی مگر مجھے ہمیشہ کارنر کرنے کی کوششیں کی گئی ہیں- پنجاب کا بحران حل کرنے کے لئے نوابزادہ نصراللہ اور چوہدری الطاف کی خدمات بھی حاصل کر لی گئیں- فیصل صالح حیات نے بدعنوان افسروں کے مسئلے پر سمجھوتہ کرنے سے انکار کر دیا-

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہم بھاگے ہیں نہ بھاگیں گے- اپوزیشن سے ہر میدان میں مقابلہ کے لئے تیار ہیں- سیاست میں مذاکرات سے انکار ممکن نہیں- اپوزیشن نے مذاکرات کی دعوت پر منفی رد عمل کا مظاہرہ کیا- قیادت کا رویہ ایسا نہیں ہونا چاہئے ورنہ لوگ قیادت بدل دیتے ہیں- انہوں نے کہا کہ نواز لیگ کے بعض اراکین نے ہم سے رابطہ قائم کیا ہے- سابق حکومت نے مٹھی بھر منظور نظر لوگوں کو کارخانے بیچ دیئے- جنہوں نے سیمنٹ اور گھی کی قیمتیں بڑھا دیں- لیکن ہم نواز شریف کی طرح بھارت سے سیمنٹ نہیں منگوائیں گے- ہم نے حکومت سنبھالی تو زرمبادلہ صرف ۳۰ کروڑ ڈالر تھا جو اب ایک ارب ڈالر سے بڑھ گیا ہے-

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم راولپنڈی میں اربوں روپے کی سرکاری زمین پر بھٹو کی یادگار نہیں بننے دیں گے- بھارت سے یکطرفہ تعلقات بنائے جا رہے ہیں- ایران سے آنے والی پائپ لائن پاکستان سے گذار کر انڈیا لے جائی جا رہی ہے- موٹروے پراجیکٹ کے بعد لاہور اسلام آباد کے ہوائی اڈوں کے اضافی ٹرمینل پر بھی کام بند کر دیا گیا ہے- سٹاک ایکسچینج پروگرام کریش ہو گیا ہے- کوئی غیر ملکی سرمایہ کاری کے لئے تیار نہیں- پنجاب میں وٹو کے مقابلہ میں فیصل صالح اور سندھ میں عبداللہ شاہ کے مقابلے میں زرداری کی متوازی حکومتیں چل رہی ہیں-

○ الطاف حسین نے ایم کیو ایم کے مرکزی لیڈروں کو لندن طلب کر لیا ہے-

○ بتایا گیا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل حمید گل سے خفیہ ملاقات میں ان سے نواز شریف کے ساتھ صلح کرانے کے لئے ثالث کا کردار ادا کرنے کی پیش کش کی ہے- تاہم جنرل حمید گل نے اپنی دل کی تکلیف کی وجہ سے کسی قسم کی سیاسی سرگرمی میں حصہ لینے سے معذرت کر لی ان کو ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے-

○ مشرقی پنجاب میں سکھوں کے بارے میں صدر کلنٹن کے بیان پر بھارت نے تشویش کا اظہار کیا ہے- بھارت میں ۷ ماہ سے کوئی امریکی سفیر نہیں ہے- صدر کلنٹن کی حکومت آنے کے بعد بھارت امریکہ تعلقات میں سرد مہری آ گئی ہے-

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ایک خصوصی مشن جلد افغانستان بھیجیں گے- یہ مشن افغانستان میں لڑائی بند ہونے پر کام شروع کر دے گا- سلامتی کونسل نے افغانستان میں فوری جنگ بندی کی اپیل کی ہے- کابل میں متحارب گروپوں کے درمیان بدستور لڑائی جاری ہے- قلعہ محمود خان اور بالاحصار میں شدید جھڑپیں ہونے کی اطلاعات ملی ہیں- صدر ربانی کی مخالف افواج نے مزید دو چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے-

○ انٹی کرپشن کے صوبائی مشیر مسٹر غلام عباس نے کہا ہے کہ کرپشن میں ملوث اراکین اسمبلی اور بلدیاتی سربراہوں کو بھی معاف نہیں کیا جائے گا- ان کی جائیدادیں ضبط کر لی جائیں گی- انہوں نے کہا کہ انٹی کرپشن کمیٹیوں میں شرکت کے لئے نواز لیگ کے کارکنوں کو بھی دعوت دی جائے گی-

○ جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ نے اسلامی فرنٹ ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے- جماعت اسلامی نے ملی محاذ کے نام سے نیا پلیٹ فارم بنانے کا فیصلہ کیا ہے-

○ وزیر اعلیٰ سندھ اور وزراء میں چپقلش کی خبریں آ رہی ہیں- بعض وزراء وزیر اعلیٰ کے احکامات کے برعکس تقرر و تبادلے کر رہے ہیں- فنڈز کی کمی کے باعث ترقیاتی کام نہ ہونے سے پیپلز پارٹی کے کارکن حکومت سے روٹھ گئے- وزراء وزیر اعلیٰ سے لاتعلقی ظاہر کر رہے ہیں-

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 59؛ 219

سامان سینیٹری اور باتھ روم پائپ فٹنگ وغیرہ
دانیال سینیٹری ورکس
DANIYAL SANITARY
اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 212003
پروپرائیٹر: داؤد احمد ناصر

ضرورت ملازم
ملتان دواخانہ کیلئے ایک محنتی اور دیانتدار ملازم کی ضرورت ہے- عمر ۳۰ سال سے زائد ہو، ملتان کے رہائشی کو ترجیح دی جائے گی- اپنی درخواست صدر/ امیر صاحب سے تصدیق کروا کر ۲۸ سے ۳۰ جنوری تک ملیں-
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی ملتان شہر

ہومیوپیتھک کورسز
HOMEO COURSES

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	85	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	125	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	100	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	90	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	180	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	230	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	120	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	90	کمزوری نظر بعد کورس
OBESITY COURSE	100	موٹاپا کورس
PILES COURSE	50	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	130	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	60	تپدق کورس

ان کے علاوہ 76 کیمسٹو ہومیوپیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں-
سٹاکسٹ:-
کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ-
کنری: بلال میڈیکل سٹور-
ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین- صدر بازار-
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار-
لاہور: شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک-
کیمسٹو سٹور ایمرجنسی سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس-
گوجرانوالہ: حافظ ہومیوپیتھک سٹور سیالکوٹی دروازہ بیڈ برج-
سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ-
چوک ملیاں: ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ-
واہ کینٹ: طیب ہومیوپیتھک کلینک- انوار چوک-
بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی- شاہدرہ
میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور لستر روڈ-
کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن غلام نبی روڈ-
پشاور: الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ- شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ-
شیخوپورہ ملتانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ-
ساہیوال: خان ہومیو کلینک نزد ٹی بی ہسپتال-
راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز- بوہڑ بازار-
گجرات: خادمین ہومیوپیتھک سٹور- فیصل گیٹ-
حیدرآباد: روبی میڈیکل سٹور- پھولی گٹی-
کیمسٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گول بازار- ربوہ پاکستان- فون آفس 771 کلینک 606

حبوب مفید اطہرلعاء
۲۰ گرام ۳۶/-
۴۰ گرام ۷۶/-
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۱۵۰/ روپے
زوجام عشق خاص
۶۰/- روپے
روشن کاجل
۵/- روپے
تریاق معدہ
۱۲/- روپے
۲۴/- روپے
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون 211434 212434